وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

کاکوری اخبار

ایڈیٹر
سعید احمد
علوی

چندہ سالانہ
بھارت کے لئے
۸ روپے
پاکستان کے لئے
۱۲ روپے

جلد ۱ | کاکوری یوم اتوار یکم مئی ۱۹۵۵ء مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ | نمبر ۹

مداحِ رسول علامہ محمد محسن کاکوروی

آپ مولوی حسن بخش صاحب علوی مصنف تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ ۱۲۴۳ھ میں کاکوری ہی میں پیدا ہوئے۔ نظیر محمد تاریخی نام تھا۔ زمانہ طفلی اپنے جد امجد کے سایہ عاطفت میں گذرا۔ اسی زمانہ میں شرف بیعت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاصل ہوا اور اسی زمانہ میں آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ انھوں نے اپنی زبان آپ کے منہ میں دے دی۔ تب ہی سے نعت گوئی کا شوق پیدا ہوا۔ ہادی علی رشک وغیرہ اساتذہ سے تعلیم پائی۔ عشق رسول صغیر سنی ہی سے آپ پر چھایا ہوا تھا۔ جیسا کہ خود کہتے ہیں۔ سے

ازل میں جب ہوئی تقسیم نعمتیں محسن — کلام نعتیہ رکھا مری زباں کے لئے

یوں تو حضرت محسن میں تمام اوصاف حمیدہ بدرجۂ اتم موجود تھے۔ ہر شخص سے خندہ پیشانی سے ملنا۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہونا گویا جو ہر طبعی تھا۔ وضعداری۔ مروت، اخلاق و حجامت کا بے مثل نمونہ تھے۔ مگر جس چیز نے حضرت محسن کو فلک ہندوستان پر آفتاب بنا کر چمکایا وہ عشق رسول مدحت نبی شاعرانہ انشا پردازی تھی جس کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیلا۔ آخر میں اس عہد کا خود اعادہ فرمایا۔

ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیرے خالی — نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

اسی کے بعد سے سوا نعت کے تمام اصناف سخن ترک کر دیئے۔ علوم معقول و منقول میں بحر مواج تھے۔ نعت گوئی میں جو پایہ حاصل کیا وہ کسی دوسرے کو نصیب ہوا۔ آپ حضرت شاہ کرامت علی شاہ صاحب چشتی کے مخلص مریدوں میں تھے۔ جیسا کہ خود کہتے ہیں۔

کرم میں کرامت کے چھینٹے کا بل! — فلک بالاتے ہوئے سو رجبیل

۲۴ صفر ۱۳۲۳ھ کو آپ نے بمقام مین پوری داعی اجل کو لبیک کہا ۲۶ صفر ۱۳۲۳ھ کو عید چمن پورہ کی جامع مسجد میں خود علامہ محسن نے خرید کر عام قبرستان کے لئے وقف کر دی تھی سپرد خاک کئے گئے۔ نعتیہ کلام۔ کلیات محسن کے نام سے متعدد بار شائع ہو چکا ہے ہم اس وقت آپ کی غزلیات کا مجموعہ، حباب بہ ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔

ساز کی میکشو کس دھوم سے خوش ہوا دل کی — خدا حافظ ہے تو بہ کا، صراحی کس طرح چھلکی
بھلا محسن ہمارا دور ہمسر ہو سکے کیونکر — کہ آج اغیار کے ہاتھوں سے ہوتی ہے رسوائی

اے جو مجھ سے دیکھ لو جو خدا بنتے ہو — نہیں بندہ بھی نہ اللہ کا بندہ ہو جائے
خواب میں مجھ کو ملی دولت بیدار وصال — آج اکسیر الٰہی مرا سونا ہو جائے

کھولی گرہ جبیں کی نہ ابرو نے یار نے — مشکل کشائی تجھ سے نہ کی اب دل افگار نے
بیٹھے تو بیٹھے پاؤں نہ اٹھانے سے مگر — دھوکا دیا زمانہ نا یاب یار نے

اے مسیحا مرے بیمار کی یہ حالت ہے — نہ دوا چلتی ہے اس پر نہ دعا چلتی ہے
حشر میں نے عیب چھوڑنے دیا خنجر — کیا خبر تھی کہ ابھی گرم ہوا چلتی ہے
بہ لکھے ہوا ابھی کچھ مجھ سے محسن — حشر کا دن ہے قیامت گرم ہوا چلتی ہے

ربا دگی اے رنگ ہائے شباب کی — مل خواب کی دل خانہ خراب کی
میدان حشر میں ہے رندان تشنہ کام — پیر مغاں سبیل لگائے شراب کی
دیکھے گئے جو میرے گناہان بے حساب — بخشش میرے خدا نے میری بے حساب کی
دل جن سے شاد تھا مجھے دنیا سے کھو دیا — ہیں سب خرابیاں دل خانہ خراب کی
دھبا لگا کفن کو میرے جسم زار سے — گا نہ مجھے زمین کی مٹی خراب کی
کیا فخر ہے چھٹا کے گلستان میکدہ — لائے بہشت میں میری مٹی خراب کی

محسن کی التجا ہے ثنائی رسول ہو
اے بحر فیض بے خبرا ہے حباب کی

دوستو میکدہ مجھ سے بڑی ساعت چھوٹا — حشر میں بھی نہ ملے ساغر و مینا والے
آپ کیوں حشر میں پھرتے ہیں بھٹکتے محسن — چلئے بیٹھے جہاں یثرب و بطحا والے

اسیر باغبان

مصلح الدین احمد صاحب اسیر کاکوروی

جھولیاں چمن تم کو مبارک ہو خوشی — شاخ شاخ آزردگی ہے پھولی پھلی
خوب آزادی سے گلشن کی ہوا کھاتے رہو — چہچہے کرتے رہو اڑتے رہو گاتے رہو
شاخ سے پتی پہ پتی سے بہت کر ڈال پر — پھول سے خوشوں پہ خوشوں سے پھسل کر ڈال پر
سرو سے سنبل پہ سنبل سے گل و گلزار پر — بیٹھ اڑ اڑ اپنے نشیمن کے در و دیوار پر
تھے کبھی ہم بھی یوں ہی رونق فزائے بوستاں — جیسے اب گلشن میں ہم سے ہیں نشاط انگیزیاں
ہائے وہ نغمے ترنم خیز وہ موج نشاط — جھوم اٹھتی تھی گلستاں کی بساط انبساط
مست ہو کر ڈالیاں جھولا جھلاتی تھیں ہمیں — اور دکھا کر چٹکیاں کلیاں بلاتی تھیں ہمیں
چہچہوں کا شور تھا گلزار تھا چہکا ہوا — ہر چمن تھا بے خودی کے جوش میں بھولا ہوا
وہ بہار بے خزاں اک جنگ تھے بھولے ہمیں — پھر بھی آنکھوں سے ابھی تصویر تک نکلی نہیں

کیا خبر تھی باغباں مجھ کو پکڑ لے جائے گا
تیلیوں میں یوں مجھے بند دل جگر لے لیگا

غزل

زید دو قاصد نقی

عقیدت آج پھر بڑھیا معلوم ہوتی ہے — کہ سجدے کو تلاش نقش پا معلوم ہوتی ہے
کبھی پردوں میں جب جانا کبھی بے پردہ ہو جانا — تجلی آپ دینے در پا معلوم ہوتی ہے
تقاضہ ہے کبھی دعدہ خلافی ہے خود دار عشق — تری چھیڑ بھی ادا ہے فتنہ زا معلوم ہوتی ہے
نیاز کی حدود سے اہل عالم رہتے جاتے ہیں — فراق کشتہ تیغ جفا معلوم ہوتی ہے
دم آخر مرے بیمار کو آئی جو اک ہچکی — وہ تکمیل محبت کی صدا معلوم ہوتی ہے
خدا جانے دل درد الفت رنگ کیا لائے — مجھے تو ابتدا ہی انتہا معلوم ہوتی ہے

ہر اک رنگ میں ہے اس کی موجزن جوش وفاداری
وفا کی بات پا سپہ وفا معلوم ہوتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

جلد ۱	کاکوری یوم اتوار یکم مئی ۱۹۵۵ء	نمبر ۹

مراسلہ

وطن کی خاک تیری یاد میں آنسو بہاتے ہیں
کہ تجھ سے دور ہیں ہم شام غربت ہے اندھیرا ہے

خدا کا شکر ہے کہ کاکوری اخبار پھر منظر شہود پر آ گیا۔ پھر وطن کے بام و در، آنکھوں میں جھلک اٹھے پھر جز جز وطن کی یادوں کو ستانے لگی۔ پھر کاکوری کی گلیاں وہ گلیاں یاد آ کر دل کو تڑپانے لگیں جن میں بچپن، لڑکپن کی بہاریں کھیلتے کودتے گزر گئیں، اب وہ ماضی بن گئیں، وہ جوانی بڑھاپے اور دوری کے دن کا خواب کو پوچھنے لگے۔

اس زمانہ سیاہ کو کہتے کاکوری وطن سے دوری وجہ ہی ہے لیکن سب کی کے ہاتھوں سے قرب بھی دوری سے کم نہیں ہے کیونکہ جو ساتھ میں رہتے ہوتے بھی وطن عزیز کے کی نوبت نہیں آتی اور اتفاق سے بقول شخصے جھٹ چھپائیں جانا ہو بھی گیا تو بطور ایک غریب مسافر کے ایک ناخواندہ مہمان کی طرح لیکن وطن اور عزیزان وطن سے تعلق خاطر ہونے کے سبب ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے دل کا ہمیشہ بے چین رہا کرتا تھا اور یہ ضرورت کاکوری اخبار ہی سے بدرجہ اتم پوری ہوتی ہے اس کا بڑا انتظار رہا کرتا تھا۔ بحمد اللہ کہ جناب مشفقی سید احمد صاحب علوی نے اس بار گراں کو اپنے کاندھوں پر اٹھایا۔ خدا سے دعا ہے کہ ان کی مساعی جمیلہ کو مشکور فرمائے۔ آمین اور ساتھ ہی ساتھ ہم لوگوں کا بھی فرض ہے کہ وطن سے دور رہنے والے ان کی ہمت افزائی کرتے رہیں۔ وہ جہاں تک ہو سکے بار گراں کی ذمہ داری ان کو محسوس نہ ہونے دیں۔ کاکوری اخبار میں چندہ کی ادائی کے متعلق جو یاد دہانیاں شائع ہوتی رہتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بھائیوں نے ابھی تک وطن کے اس جریدہ کی اس طرف سے بھی جیسی چاہئے توجہ نہیں کی۔ پھر بھلا بتلائیے یہ غریب کب تک دم بخود وطن کی خدمت اور کیونکر آپ کی خدمات آپ کی حسب منشا بجا لا سکتا ہے۔ کاکوری اخبار کی زندگی اور تابانی تو بس آپ کی توجہ کی محتاج ہے۔ اگر آپ عطیہ دیکر اس کی سرپرستی فرمائیں تو سبحان اللہ ورنہ کم سے کم اس کا ماہانہ چندہ بھیجکر اس کی بقاء کا تو انتظام کر دیں ساتھ ہی ساتھ ارباب علم سے استدعا ہے کہ وہ قلمی معاونت سے دریغ نہ فرمائیں۔ اخلاقی و اصلاحی مختصر مضامین اور نتیجہ خیز افسانے بھیجتے رہیں جو ابھی بوقلمونیوں کی شادابیوں اور دلآویزیوں سے پڑھنے والے کے لئے فردوس نظر ثابت ہوں۔ مزاح پسند بھائی ایسی مہمانے بھیجیں کہ عنوان نہ بنا کر نقادان فن سے اقتباس بہتہ کر خدا کے لئے ابھی اپنے قلم کو جنبش میں لائیں۔ خدا کاکوری اخبار کو اپنے پیروں پر کھڑا ہو لینے دیں۔

پھر ان کو اختیار ہے ورنہ در اصل کاکوری اخبار ہمارا آپ کا بھی کام ہے اس پر کسی ایک شخص کا اعتراض کے لئے تھوڑی بہت جھوٹ سکتا ہے اس کا سنوارنا اور چلانا ہمارا آپ کا سب کا فرض ہے۔ پھر کیا پوچھنے وطن میں کمی اب ہے کون۔ خدا ابد آلاباد تک آستانہ عالیہ کاظمیہ کو سلامت و کرامت رکھے جنکے فیض سے کاکوری کی سنسان گلیوں میں اب بھی زندگی اور آبادی کی لہر دوڑی ہوئی ہے اور فیضان حضرات بندگان دین علی ریاض قدرت اللہ سراد احمد کا اور حضرت خداوند نعمت شاہ مصطفےٰ حیدر قلندر ادام اللہ فیضانکم صاحب سجادہ کا کہ جن کی بدولت کاکوری کا ذرہ ذرہ آفتاب درخشندہ بنا ہوا ہے دور دور سے لوگ جوق در جوق اپنی تشنگی بجھانے چلے آتے ہیں اور خلق کا حلقہ گلے میں ڈال کر مست الست ع۔

ہر جا کہ روند یم بادشاہیم … اللہ بچتے جانے یاں وہ عزیزان وطن کو تو بیٹے مانند وں سے کام ہے مردہ جانے جا کہ ہوت

ہیں یا دوزخ میں وہ وطن اور عزیزان وطن کی زحمت اور تہائے اپنے کو بیکار وطن کو بیٹھے ہیں وہ تو پیٹ کی روٹی کی خاطر جہاں کہیں ہیں۔ ایسے مزہ میں ہیں کہ ان کے نزدیک وطن کی یاد ایک داستان پارینہ اور پامال طرح ہو کر رہ گئی ہے جس میں ان کے خیال میں اب کوئی تنوع باقی نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں کے بہت سے موتی اپنے پتوں بھلاہ کے مصداق ہیں اور معدود ہیں کہ جن کے دل بھی ہیں کتنا ہو سا کہ وطن کی یاد سے خالی ہیں لیکن بہت سے ایسے بھائی بھی ہیں جن کو اللہ نے صاحب استطاعت بنایا ہے جو اگر ارادہ کرتے تو سال دو سال پیچھے ضرور وطن پہنچ جایا کرتے۔ اس سرزمین کو رونق بخشتے وطن کی اصلاح و فلاح کے لئے منصوبے بناتے کچھ اس کی ترقی کی راہیں نکالتے۔ کچھ اپنی کہتے کچھ دوسروں کی سنتے اس طرح کاکوری آج درجہ ویران نہ معلوم ہوتی۔

مصلح الدین احمد بشیر

ظنزیات او پھبتیاں

وہ کیا کون جانے درد محبت کو ناصحا
وہ جانے جس کے چوٹ ہو دل پر لگی ہوئی
داغ

کلام میر سمجھے اور زبان میرزا سمجھے
مگر ان کا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے
اطبا کو تو اپنی فیس لینا اور دوا دینا
خدا کا کام ہے فضل و کرم کرنا شفا دینا
میر

در میخانہ چوپٹ ہر تہجد میں ہوئی چوری
کہ کچھ ٹوٹے ہوئے شیشے ہیں کچھ بکھرے پیالے ہیں
گمان کس پر کریں ہیکش وہ صوفی اور عطا
خدا رکھے گئے ہیں سبھی اللہ والے ہیں

پھبتیاں

اور کیا پھبتی کہوں بن آئے ہو لنگور سے
داڑھی منڈوا دیں یا آئی خدا کے نور سے

کیا محتسب شہر کے نائب کا لکھوں حال
نخاس کا دلال ہے کشمیر کا دستال
کیمو کا بیانی ہے بجھو کا ابدال
یا قوم بکری سے مسلمان ہے بقال
تشبیہ کیا ہو طبیعت ہنس گئی
بجھو کا عطا ہے تنوع کا گندھی
پنجاب کا سائیں ہے یا ہے پشتریان
موچی کی پٹ در میں ہے کمبخت کی دوکان
گرا ہوا مردم کے لئے غول بیابان
ابلیس کی صورت اذلی دشمن انسان

نہ قوم نہ جذبہ ہے نہ کوئی شرف ہے
سب مشکل ہے لنگور کی ایک دم کی کسر ہے

نوٹ

بقول اور وہ پیچ مرحوم یہ کاغذی ٹوپی بھی کوئی صاحب سر منڈھنے کی کوشش فرما کر خود بقول میں شرکت کی زحمت نہ فرمائیں۔ بلکہ صرف ناظرین کی ظرافت طبع کے لئے دور کی کوڑی لائے ہیں۔

(خانہ بدوش)

میں راستہ سے گذر رہا تھا کہ دو بھولی لڑکیاں کسی بات پر لڑ رہی تھیں قریب پہنچکر میں نے آواز اور دونوں کو قصۂ اکم کرنا چاہا تاکہ ان کی دلچسپ گفتگو سن سکوں۔ بعد تو کے منہ سے فارسی زبان مجھے بہت بھلی معلوم ہوئی۔ معلوم نہیں اس سے قبل کیا سوال و جواب ہو چکے تھے۔ میں جب قدر سن پایا وہ صرف یہ تھا۔ ایک دوسری کو الزام دے رہی تھی "من عجب دیدام تو عشق بازی می کنی" دوسری شاید جو شاید اپنے تمام دلائل اس کی تردید میں صرف کر کے ہار چکی تھی ایک مسکت جواب دے کر اس گفتگو کا خاتمہ کر دیا اور وہ یہ تھا "آں سیکلم اللہ و دیگر رہا مکرو یک دفت" نوری خیال اس کے بعد جو میرے دل میں آیا یہ تھا کہ کاش اس وقت وہ نوجوان بھی ان الفاظ کو سن لیتا جس کی محبت کا راز اس جرأت و استقلال کے ساتھ مشت از بام کیا جا رہا تھا۔

محبت خواہ مجازی شکل میں ہو یا عشقی شکل میں اپنے اثر و تاثیر کے لحاظ سے یکساں ہوتی ہے۔ مجاز میں اگرچہ اس کو اسباب وعلل کا محتاج تصور کیا جاتا ہے لیکن ایک غریب محبت یا عشق بذاتہ ایک جذبہ لطیف ہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ حسن و رعنائیوں کو دیکھ کر پیدا ہو ہاں اتنا تسلیم کر لیتے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ اس کی پیدائش یا نشو و نما کے لئے حسن یار اور اس کی ادائیں رہی کام کرتی ہیں جو آبیاری خوشنما یہ دہ شگوفے کے لئے دل جب لذت یاب محبت ہو جاتا ہے تو عاشق و معشوق دونوں میں یکساں دلکشی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جس کے ذریعے جمال یار اگر نشاط افزا معلوم ہوتا ہے تو کبھی باعث اضطراب بھی بن جاتا ہے۔

خط صاف اور صحیح تحریر کیجئے

بچوں کے لئے

بہت زمانے کی بات ہے کہ ایک لالہ جی تھے۔ خدا نے ان کو ہر طرح کے مال و دولت سے مالا مال کر رکھا تھا لیکن خدا کا شکر تھا کہ وہ لالچ اور کنجوسی کے شکار نہ ہو پائے تھے اور ہمیشہ خیر خیرات میں بہت آگے آگے رہتے تھے۔ غریبوں اور محتاجوں کی ضرورت پر مدد کرنا ایک طرح سے مذہبی فرض سمجھتے تھے۔ اسی کے ساتھ ان کا یہ اصول تھا کہ روزانہ صبح سویرے نہا دھو کر بھگوان کی یاد میں مشغول ہو جاتے اور جب عبادت سے فارغ ہوتے تب کھانا کھاتے لیکن وہ بھی اس وقت جب تین چار برہمنوں کو پیٹ بھر کر کھلا لیتے تب خود کھاتے اور اپنے اس اصول کے بڑی سختی سے پابند تھے۔

اکثر ایسا بھی ہوتا کہ کوئی بھی برہمن کھانا کھانے والا نہ ملتا۔ اس دن بیچارے لالہ جی کا بھوکا فاقہ ہوتا۔ لالہ جی اس فاقہ سے عاجز آگئے تو بیوی سے بولے بتاؤ کیا کریں کبھی تو کوئی بھی برہمن نہیں ملتا ہے اور ہم کو بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ بیوی بولیں ایسا کرو بازار سے حلوائی کے تین چار برہمن بنے ہوئے خرید لاؤ اور ہم ان کے سامنے بھوجن پروس دیا کریں گے۔ اور جب تم کھایا کرنا۔ اس طرح تم کو بہت پریشانی نہ ہوگی۔ لالہ جی بہت خوش ہوئے اور اسی دن حلوائی کے بنے تین برہمن شام کو خرید لائے دوسرے دن سویرے لالہ جی باہر کھڑے تھے کہ تین برہمن جاتے ہوئے دکھائی دئے لالہ بہت خوش ہوئے ان کو بلا کر باہر بٹھالا اور خود اندر پوجا سے جا کر لوٹے تو برہمن ان کو کہیں نہیں تھے حلوائی والے برہمنوں کے آگے بھوجن پروسا۔ اور نہانے چلے گئے۔ لالہ جی کے جاتے ہی بچے مٹی کے حلوائی کے آئے ہوئے برہمن دیکھے تو بولا جی تو یہ کھانا کھا رہا ہوں گا اور کھانا شروع کر دیا۔ ماں بولیں بیٹا ٹھہرو

ذرا جی نہانے گئے ہیں آ جائیں تب ایک کو وہ کھائیں گے۔ دوسرا میں اور تیسرا تم کھا لینا۔ باہر بیٹھے ہوئے تینوں برہمنوں نے جو یہ گفتگو سنی تو بولے ضرور دال میں کچھ کالا ہے اور جان کی خیر نہیں ہے یہاں کھا جانے کی باتیں ہو رہی ہیں بہتر ہے کہ جان بچا کر یہاں سے بھاگ چلیں اور اٹھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کے جانے کے فوراً بعد لالہ جی اشنان سے فراغت کر کے جو باہر آئے تو دیکھتے کیا ہیں تینوں برہمن غائب سڑک پر جو گئے تو دیکھتے کیا ہیں تینوں بھاگے چلے جا رہے ہیں۔ لالہ جی نے فوراً نوکر سے کہا۔ دوڑو اور پکڑو۔ ان برہمنوں کو ہم نے کھانا کھانے کے لئے بلایا اور یہ چل دیئے۔ نوکر دوڑا۔ تینوں برہمنوں نے جو یہ دیکھا تو اور بھاگے نوکر اور دوڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تینوں جب پکڑے جانے کے قریب ہو گئے تو تھک کر بیٹھ گئے اور بولے لو بھائی لو کھا لو۔ تم بھی جان لے لو۔ مرنا تو ہے ہی نوکر نے پوچھا یہ کیا تو انھوں نے ساری اندر کی باتیں بتائیں کہ ہم اسی وجہ سے بھاگ آئے تھے۔ نوکر ان کو لالہ جی کے پاس لے گیا۔ لالہ جی نے بھاگنے کی وجہ پوچھی تو ان سے بھی یہی بتایا۔

لالہ جی بہت ہنسے اور صحیح صحیح بات بتا کر پھر ان تینوں کو کھانا کھلایا۔ اس تکلیف اور پریشانی کے بدلے میں کچھ روپیہ پیسہ بھی دیا اور رخصت کیا مگر اس شرط پر کہ اکثر آ جایا کریں تاکہ لالہ جی کی مشکل دور ہو جو بچے برہمنوں کو کھلانے کی اور پھر خود کھانے کی لگا رکھی تھی۔

لطیفہ

ایک صاحب دکان پر گئے اور دوکاندار سے بولے بھئی ایک جوڑا دیدو

دوکاندار: ذرا تشریف رکھئے ابھی دیتا ہوں

صاحب: بھئی جلدی دو۔ مجھے ٹرین پکڑنا ہے

دوکاندار: صاحب میرے پاس اتنا بڑا کوئی جوڑا نہیں جس سے آپ ٹرین پکڑ سکیں۔

پاکستانی ڈاک

۱۔ جناب احتشام علی عباسی صاحب کے اس طرف ایک ہفتہ ہوا بخار آ گیا تھا کھانسی بھی چند دن تک رہی اب صحت ہو گئی ہے۔

۲۔ کبیر الدین کراچی کے بڑی چیچک نکل آئی تھی ۱۵ دن تک صاحب فراش رہے۔ اب دفتر جانے لگے ہیں۔

۳۔ مظفر علی صاحب ایڈووکیٹ کو بخش کی بہت شکایت ہو گئی تھی کمزوری کافی ہو گئے ہیں۔ علاج جاری

۴۔ زکی علی علوی صاحب کے صاحبزادہ کے چیچک نکل آئی تھی کئی دن تکلیف رہی۔ مسز صاحبزادہ کو کئی دن تک دست آتے رہے تھے بلاناغہ ڈاکٹری رہا۔ خدا کے فضل سے صحت ہو گئی ہے بچے دبلے کافی ہو گئے ہیں۔

۵۔ راولپنڈی سے ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ زکی علی صاحب علوی اور عماد الدین صاحب کے مکان میں جبکہ وہ دفتر گئے ہوئے تھے چوری ہو گئی جس میں کافی سامان چلا گیا۔ نقصانات کا اندازہ ... سو لگایا جاتا ہے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔ چوروں کے گروہ میں سے ایک گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مزید تفتیش کا انتظار۔

۶۔ والدہ سراج احمد صاحب علوی اور اہلیہ سراج احمد علوی کراچی میں کئی ماہ قیام کے بعد واپس مانکپور چلی گئیں

۷۔ سجاد الحسن علوی بسلسلہ ملازمت ڈھاکہ گئے ہیں۔

۸۔ کاکوری اخوان الصفا کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ بتاریخ ۱۰ اپریل زیر صدارت جناب محمد آصف علوی منعقد ہوا جس میں سابق صدر انجمن جناب عارف حسین کے انتقال پر ملال پر تعزیتی تجویز پاس کی گئی نیز یہ بھی طے کیا گیا کہ امسال ۲۹ مئی بروز اتوار عید ملاپ کی تقریب منائی جائے۔ ممبران نے اس کے علاوہ کئی دیگر اہم مسائل پر بھی مشورے کئے تاکہ انجمن کی مجلس منتظمہ اور اخلاقی فلاح و بہبود کے پروگرام کو عملی جامہ کے ساتھ بروئے کار لایا جائے۔ جلسہ میں تمام ممبران شریک تھے۔

۹۔ جناب سید ... حسین صاحب علوی کو ایک ہفتہ تک بخار آتا رہا ان کی اہلیہ حیدرآباد سے کراچی آگئی تھیں اب طبیعت درست ہے

علاج جاری ہے۔

۱۰۔ اقبال علی صاحب عباسی کراچی کسی کام سے تشریف لائے ایک ہفتہ قیام کے بعد واپس لاہور چلے گئے

۱۱۔ چودھری وصی احمد صاحب کو اس طرف سخت کھانسی کی شکایت ہو گئی تھی۔ اب طبیعت اچھی ہے۔

۱۲۔ جمیلہ دختر خورد عماد الحسن مرحوم اس سال میٹرک کا امتحان کراچی سے دے رہی ہیں۔

۱۳۔ جناب عقیل احمد صاحب مع اہلیہ چند ہفتہ کے لئے راولپنڈی اور مری بغرض تفریح گئے ہوئے ہیں۔

۱۴۔ ملتان کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ محمد آصف صاحب کے یہاں زبردست چوری ہو گئی ان کا ملازم گھر کا سامان اور زیورات جو تقریباً ڈیڑھ دو ہزار کے بتائے جاتے ہیں لیکر غائب ہو گیا رپورٹ درج کرا دی گئی لیکن ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل سکا۔

۱۵۔ راولپنڈی میں زکی علی صاحب کے یہاں جو چوری کی واردات ہو گئی تھی ابھی تک اس میں کوئی پتہ نہیں چل سکا چور تمام سامان لے گئے تھے صرف دو جوڑے میلے کپڑے چھوڑ گئے تھے۔ تحقیقات جاری ہے۔

تبادلے

پاکستانی تحریر سے معلوم ہوا کہ کمانڈر عشرت علی علوی کا تبادلہ پشاور سے راولپنڈی ہو گیا۔

قادر علی علوی کا تبادلہ پشاور سے راولپنڈی ہو گیا۔

اطلاع برائے پاکستان!

پاکستانی حضرات اپنا چندہ حسب ذیل حضرات کے پاس جمع کر دیں اور دفتر کاکوری اخبار کو بذریعہ خط مطلع کر دیں تاکہ اخبار بھیجنے میں سہولت ہو

کراچی۔ مظفر علی صاحب علوی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ

لاہور۔ حکیم اقبال علی صاحب عباسی

راولپنڈی۔ زکی علی علوی ۲۹۱۰

چٹاگانگ۔ مشہود علی صاحب علوی

حالات وطن

موسم ابھی تک موسم میں کوئی خاص تغیر نہیں ہوا ہے۔ دن میں گرمی اور رات میں خنکی ہو جاتی ہے۔ ملیریا، ٹائیفائیڈ وغیرہ کا بہت زور ہے۔ چیچک ابھی تک دو دوں پر ہے۔

چیچک ۔ ڈاکٹر ضمیر الدین صاحب کے بچے کو ۳ سال کو دو دن شدید بخار آیا۔ اس کے بعد چیچک نکل آئی۔ دانے خشک ہیں۔ بخار بھی ہے۔ کبھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی شفا عنایت فرمائے۔

بخار ۔ اہلیہ ... صاحب عباسی کو بخار آیا۔ اس کے بعد بھی چیچک نکل آئی۔ تکلیف زیادہ رہی۔ اب بحمد اللہ اچھی ہیں۔

لکھنؤ کی اطلاع ہے کہ معروف الدین صاحب علوی کے بچے ظفر الدین کو بخار آیا۔ اس کے بعد چیچک نکل آئی۔ اللہ تعالی صحت عطا فرمائے۔

بیگم مصلح الدین احمد صاحب اختیر تقریباً چند روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے کمزور ہو گئی ہیں۔

اس کے علاوہ موصوف کے پسر حسین الدین کو بھی بخار آیا۔ اب بفضلہ اللہ تعالی اچھا ہے۔ نواسا وحید الدین صدیقی پسر بہار الدین صدیقی مرحوم کو ایک ماہ سے ملیریا کے ساتھ ہیجانات کی شکایت ہو گئی تھی۔ میڈیکل کالج کا علاج ہوا۔ طبیعت کچھ بہتر ہو چلی تھی کہ پھر بخار اور درد کی شکایت ہو گئی۔ باری تعالی شفا دے۔

نسیم سلطانہ دختر حکیم مجتبی علی صاحب علوی کو ہوش۔ یہ میعادی بخار میں مبتلا تھیں۔ ۲۰ روز کے بعد ڈاکٹر صاحب نے غذا دی۔ اب الحمد للہ ابھی سے صحت ہو گئی۔ ۲۵ روز کو نہلا دی گئی جہاں حکیم صاحب عیادت کرنے گئے۔ ثریا دختر شوکت علی صاحب ...

امتحانات (۱) ... پرائمری اسکول کے امتحان میں شرکت کر کے وطن آئی ہوئی ہیں۔

(۲) وحیدہ خاتون دختر معروف الدین صاحب علوی ایم ۔ اے کے پچھلے سال میں لکھنؤ یونیورسٹی سے شرکت کر کے لکھنؤ آ گئی ہیں۔

(۳) آمنہ فاطمہ بنت ڈاکٹر تقی احمد صاحب ایم ۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی کے ہندی پروفیشنل کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ ہم تمام اعزہ اور ڈاکٹر صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(۴) آمنہ فاطمہ علویہ دختر حکیم ... علوی مرحوم نے بی۔ اے فائنل میں لکھنؤ یونیورسٹی سے شرکت کی۔

(۵) جمال فاطمہ علویہ بنت احسن مجتبی صاحب علوی نے ہائی اسکول کے امتحان میں علی گڑھ سے شرکت کی۔

(۱) حافظ محمد رضوان علوی پسر ڈاکٹر مصطفی حسن صاحب علوی نے ایم اے فائنل میں لکھنؤ یونیورسٹی سے شرکت کی۔

(۲) حافظ محمد حسان علوی پسر ڈاکٹر مصطفی حسن صاحب علوی نے بی اے آنرز میں لکھنؤ یونیورسٹی سے شرکت کی۔

نتیجہ امتحانات مدرسہ اسلامیہ کاکوری

درجہ حافظہ

محمد صدیق .... اول

بشیر احمد .... دوم

درجہ سوم

غیاث الدین .... اول

نثار علی .... دوم

درجہ دوم

قربان علی .... اول

جمیل احمد .... دوم

عابد علی .... سوم

درجہ اول

رشید علی .... اول

رسول بخش .... دوم

ظفر الدین .... سوم

کاکوری میں ٹیلیفون۔

ایک عرصہ سے یہ کوشش کی جا رہی تھی کہ جلد سے جلد ٹیلیفون کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہے کہ محکمے خاص ذمہ داروں کی توجہ نے کام تکمیل کو پہنچا دیا ہے۔ تار ڈاک خانہ تک نصب ہو چکا ہے۔ دو ایک ہی دن میں کنکشن آ جائے گا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ سب سے پہلی کال کاکوری ٹاؤن ایریا کی طرف سے پوسٹ ماسٹر جنرل کو کی جائے جس میں ان کی توجہ خاص کا شکریہ ادا کیا جائے۔

تراویح

حافظ حضرت شاہ مجتبی حیدر صاحب	تکیہ شریف
حافظ شاہ راشد علی صاحب	محلہ ساگر
حافظ عنایت احمد صاحب	جامع مسجد
حافظ احمد علی صاحب	مسجد پنجہ ٹولی
حافظ عبد الاول صاحب	شیخ سعدی
حافظ اشفاق صاحب	چودھری محلہ
حافظ سمیع احمد صاحب	قاضی ٹولی
حافظ علی احمد صاحب	چوہٹہ تالاب
حافظ مشتاق احمد صاحب	کھا کھروا

بچہ محراب سنا رہا ہے ۔ لکھنؤ کی خبر ہے کہ نو سالہ ڈاکٹر مصطفی احسن صاحب کا چھوٹا بچہ سفیان محراب سنا رہا ہے۔

ٹاؤن ایریا کی لالٹینیں غائب

خبر معلوم ہوئی کہ ابھی نئی لالٹینیں جو لگائی گئی تھیں، ان میں کئی دو لالٹینیں متعلق کنڈے کے توڑ کر کوئی نکال لے گیا۔ حیرت ہی در پر بات کی بات ہے۔ تحقیقات کی جا رہی ہے۔

لاری الٹ گئی

غالباً سوار ہو کر جب ہال ہی والی لاری ملیح آباد کی طرف سے آ رہی تھی ایک کاکوری سے اسٹیشن جا رہا تھا دونوں لاریاں تیزی میں تھیں۔ بہر حال کہا جاتا ہے کہ ایک لاری نے دوسری کو بچانے کے لئے گھما دی پر حادثہ ہو گیا۔ اندازہ صحیح نہ رہا۔ لاری زیادہ مڑ گئی اور نیچے کھائی میں الٹ گئی۔ یہ خفیف چوٹیں دس بارہ آدمیوں کے آئی ہیں۔ مقابلتہً زیادہ چوٹیں ... کے سب انسپکٹر اور ایک کانسٹبل کے آئی ہیں۔

سنکٹا پرشاد عرف ولیم کھتری کا تلک

بابو جگدمبا پرشاد کے صاحبزادے سنکٹا پرشاد عرف ولیم کھتری کے تلک کی رسم ادا کی گئی جس میں علاوہ اعزہ و اقارب کے قصبہ کے بعض مخصوصین مدعو تھے۔ ساڑھے چھ سو روپیہ پڑا۔ علاوہ روپیہ کے عطیات بھی تعداد میں ملیں۔

شکلا بابو کے بچے کا مونڈن

قصبہ کے ہر دل عزیز پوسٹ ماسٹر شری ڈی۔ پی۔ شکلا جی کے بچے کے مونڈن کی تقریب دھوم دھام کے ساتھ منائی گئی۔ علاوہ اعزا قریب اور دور کے کاکوری کے مخصوص شریک رہے۔ شکلا بابو خود تو تقریب میں خاص لوازمات کے قائل نہیں مگر لڑکا چونکہ پہلا بچہ ہے لہذا ادا دی۔ بچوں نے اپنے حسرت و ارمان نکالے ہیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ تقریب بھی اچھی رہی۔ موسیقی کا پروگرام بھی اچھا رہا۔ ہم ماتا جی، بہن جی اور بھابھی کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ماننا ہے اتنا لگائے ہیں کہ آئندہ جلد ہی ایسی تقریب میں شرکت کا موقع ملے۔

منیجر فارم آ گئے

شام صاحب منیجر فارم صاحب مصری کے تبدیل ہو جانے کے بعد ان کی جگہ پر نول صاحب تشریف لائے ہیں۔ چار سال کے بعد یہاں کمک مصری باغ کا تعلق تھا کالی عرصہ تک کاکوری میں قیام کیا ہے منیجر بابو نول ...

راموور دہلی پروجیکٹ سے تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ ہمیں فی الحال دو ایک مرتبہ ملاقات کا موقع ملا ہے۔ آنا دو قران بتاتے ہیں کہ موصوف خوبیوں کے ساتھ ساتھ انتہائی دلچسپ وطن دوست معلوم ہوتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ موصوف اپنے پیش رو سے زیادہ بہر دل عزیز ثابت ہوں گے۔

تیراکی کی مشق

۲۰ اپریل کو کاکوری ٹاؤن ایریا کے ممبر عبد ... خادم رسول ... پر گئے جہاں پر بیتا ندی میں تیراکی کی مشق ہوئی۔ اس کے بعد پکنک شروع ہوئی۔ انتظامات کمل نمبر صاحب کی طرف سے تھے۔ اچھی تفریح رہی دلچسپی رہی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میں ڈاکٹر آر پی سنگھ صاحب۔ کامل خاں صاحب۔ ڈی پی شکلا صاحب۔ سنگل صاحب۔ رام سروپ صاحب تیواری نے شرکت کی۔ گرو دیال سنگھ ممبر انسپکٹر خادم نے کافی دلچسپی لی۔ ... علوی رمضان شریف شروع ہو جانے سے شرکت نہ کر پایا۔

... الدین صاحب کراچی جو بغرض تفریح پاکستان ... گئے ہوئے تھے، چار پانچ ماہ بعد مع اہلیہ محترمہ کے وطن واپس آ گئے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہے کہ قاضی راشد علی خاں مرحوم کی صاحبزادی کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ زچہ بچہ الحمد للہ بخیریت ہیں۔ ہم بیگم راشد علی خاں صاحب اور دیگر اعزا خاص کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ خدا نومولود کی عمر دراز فرمائے۔ آمین۔

روزہ کشائی

حافظ شاہ راشد علی صاحب کی دختر کی روزہ کشائی ۲۰ رمضان المبارک کو بخیر و خوبی انجام پائی۔

بیگم محمد عارف علوی جو پاکستان گئی ہوئی تھیں تقریباً تین ماہ کے قیام کے بعد وطن واپس آ گئیں۔
